قادیانیت و مرزائیت

از

رئیس التحریر حضرت علامہ یٰسٓ اختر صاحب مصباحی

بانی وصدر دار القلم دہلی ورکن المجمع الاسلامی مبارکپور یوپی

ناشر: رضا اکیڈمی

شاخ گلبرگہ شریف، کرناٹک

نام کتاب.................. قادیانیت ومرزائیت

مؤلف .... حضرت علامہ یٰسٓ اختر صاحب مصباحی

ناشر .... رضا اکیڈمی، شاخ گلبرگہ شریف، کرناٹک

سن اشاعت .... شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت.................. دو ہزار (۲۰۰۰)

مطبع .... رضا آفسیٹ، ممبئی ۳ فون: ۲۳۴۵۶۳۱۳

ردقادیانیت ''دکن'' کے حوالہ سے

ماضی کے اوراق ہمیں بتاتے ہیں کہ انگریزوں کے ڈالر اور سعودی ریال کی اچھال پر کئی فتنے اچھل پڑے اور دولت وشہرت کی حرص وہوس نے ان فتنوں اور فتنہ پروروں سے ہر وہ کام کروالیا اور وہ سب کچھ کہلوالیا جو اسلام دشمن طاقت نے چاہا اور یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہر دور میں اسلام مخالف طاقتیں ان فتنوں کی ایک خاص انداز میں سرپرستی کر کے اسلام ومسلمان کو زک پہونچانے میں لگی رہی ہیں لیکن ان تمام فتنوں میں سب سے زیادہ بھیانک، خطرناک، پرفریب جس نے امت مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کردیا اور صدیوں سے چلے آرہے متفق علیہ اسلامی عقائد کو پَل بھر میں غلط ٹھہرادینے کی ناپاک جسارت کی وہ فتنۂ ''قادیانیت'' ہے جس کی بنا مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء تا ۱۹۰۸ء) نے ڈالی اور مرکز توجہ بننے کے لیے ہفوات بکنے شروع کردیئے پھر جیسے حالات درپیش آئے ویسے دعوے ٹھوکنے شروع کردیئے کبھی میں محدث ہوں کبھی میں مجدد ہوں کبھی امام زماں ہوں کبھی مسیح موعود ہوں کبھی امام مہدی ہوں اس طرح مختلف دعوؤں سے راہیں ہموار کرتا ہوا اس نے ''عقیدۂ ختم نبوت'' پر ان الفاظ سے حملہ کیا کہ ''میں نبی اور رسول ہوں'' جب ہر چہار جانب سے اس کی علمی گرفت کا سلسلہ شروع ہوا تو اس نے خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ طرح طرح کی تاویلات اور شان الوہیت، نبوت ورسالت میں گستاخیاں اور برگزیدہ شخصیتوں پر لعن طعن کرنا شروع کردیئے۔ کثرت مخالفت کے باوجود اس فتنہ کا زور مارنا ''کچھ تو تھا جس کی پردہ داری تھی''۔

فتنۂ قادیانیت کے کفر والحاد اور ضلالت وگمراہی کو سمجھنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ہمنواؤں کی چند گستاخانہ تحریریں بغیر کسی تبصرے کے روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد ۴؍جولائی ۲۰۰۸ء کے حوالہ سے ملاحظہ کریں۔

اپنے خدا ہونے کا دعویٰ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں ہی ہوں۔ (روحانی خزائن:۵؍۵۶۴)

خدا کی شان میں گستاخی : وہ خدا جس کے قبضے میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں ''چوروں'' کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ (روحانی خزائن:۲۰؍۳۹۶)

نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ : سچا خدا وہی ہے کہ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (روحانی خزائن:۱۸؍۲۳۱)

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول ونبی ہیں۔ (اخبار بدر قادیانی ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء)

مثیل محمدی کا دعویٰ: جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔

(روحانی خزائن:۱۶؍۲۵۹۔۲۵۸)

مرزا بشیر الدین نے محمود مرزا کے قول مرزا قادیانی کے دعوی عین محمد کی وضاحت کرتے ہوئے دیکھا۔

''مسیح موعود (مرزا قادیانی) درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ اور آل حضرت میں باعتبار نام، کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغایرت نہیں''۔

(اخبار الفضل قادیان یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

توہین کلام اللہ (قرآن مجید) : ''جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں

سے پاک ہے یہ میرا ایمان ہے۔'' (روحانی خزائن: ۱۸؍۴۷۷)

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منھ کی باتیں ہیں'' (تذکرہ ۶۳۵)

توھین رسالت : آنحضرت اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۲۲؍فروری ۱۹۲۴ء)

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ہمنواؤں نے مکہ اور مدینہ شریف کی توہین کی مسلمانوں کی عظمت کا مذاق اڑایا بلکہ ہر وہ چیز اور ہر وہ مقام جو مسلمانوں کے نزدیک متبرک ہے ہر ایک کی گستاخیاں کرنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی اس لیے تمام مکاتب فکر کے علماء ومشائخ نے اس دھرم کو کافر خارج از اسلام قرار دیا۔

قادیانیت دکن میں اور علماء اہلسنت کی جوابی کارروائی

قادیانیت ومرزائیت اپنے دور کا ایک بڑا پرفریب فتنہ تھا اور ہے جس کے دام فریب میں لاعلم اپنی لاعلمی اور جاہل اپنی جہالت اور سادہ لوح اپنی سادہ لوحی کے سبب پھنس گئے اور جہاں بہت سارا علاقہ اس کی لپیٹ میں آگیا وہیں دکن بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ پنجاب سے اٹھنے والا یہ فتنہ اس قدر علاقہ (دکن) میں اپنی ابتدائی مرحلوں میں ہی کیسے اور کیوں کر آگیا یقیناً اس کی ایک طویل کہانی ہوگی جس کا صحیح مشاہدہ اس وقت سے اب تک کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والے ہی کرا سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک سچ ہے کہ جس تیزی کے ساتھ یہ فتنہ دکن میں داخل ہوا اتنی ہی طاقت وقوت اور سرعت کے ساتھ اہل دکن نے زبانی، تحریری، رسائلی، وسائلی، احتجاجی شکل میں اس فتنہ کا مقابلہ کیا جس کی سرپرستی معمار اہلسنت فخر دکن شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا حافظ الحاج محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ کو حاصل ہے

جنہوں نے ردقادیانیت میں ''افادۃ الافہام فی ازالۃ الاوھام" اور ''انوارالحق'' نامی کتاب تحریر فرما کر قادیانی دھرم کی چھپی اسلام دشمنی کو عوام الناس کے سامنے عیاں فرما کر نہ جانے کتنوں کی ڈوبتی ایمانی نیا کی مسیحائی فرمائی۔ آپ نے اپنے وسیع المطالعہ اور محققانہ علم وفن کی روشنی میں اپنے بے باک قلم سے وہ مسکت جواب تحریر فرمایا کہ آج تک قادیانیت لاجواب نظر آتی ہے۔

بمقابلۂ قادیانیت

باشندگان دکن کی ایک اور منفرد تاریخی کامیابی

۱۴ر جون ۲۰۰۸ء کی تاریخ کو کون فراموش کرسکتا ہے جبکہ باشندگان حیدر آباد (دکن) نے اپنی ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت کا ایسا ثبوت دیا کہ جسے دیکھ کر حکومت لرز اٹھی جس وقت کہ یہودی وعیسائی کی سرپرستی میں چل رہے قادیانی فرقہ نے تمام حدود کو پھلانگتے ہوئے سرزمین حیدرآباد کے مرکزی علاقہ نامپلی میں اپنی صدی تقاریب منانے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے بڑے پیمانے پر تشہیری مہم چلائی اعلان واشتہار کا زبردست سہارا لیا اسٹیٹ بسوں کو پوسٹروں سے توپ دیا گیا۔ یقین جانئے قادیانیوں کا اس قدر وسیع پیمانے پر جشن منانے کا اعلان کرنا حیدر آبادی بلکہ پورے دکنی مسلمانوں کی ایمانی حمیت پر سوالیہ نشان نے انہیں بے چین وبے قرار کردیا۔ باعث تشویش بات یہ تھی کہ یہ فتنہ سارا کام بنام اسلام ومسلمان ''جماعت احمدیہ'' ہی کررہا تھا اور اس پروگرام کو روکنے کے لیے جو مشکلات حائل تھیں ان میں سب سے اہم یہ کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے ہر کوئی اپنی مذہبی تقاریب منعقد کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن ان سارے مشکلات کو مختلف مکاتب فکر

کے علما کی اجتماعی قوت نے آسانی میں بدل دیا اور سب کے سب اجتماعی قوت کے ساتھ وزیراعلیٰ کے پاس پہونچے اور وزیراعلیٰ سے فتنۂ قادیانیت کو واقف کرایا اور اس کی اسلام دشمنی کو وضاحت کے ساتھ بتایا۔ وزیراعلیٰ نے اس نمائندگی پر برسر موقع ہدایات جاری کرتے ہوئے قادیانیوں کے جلسہ کو منسوخ کردیا اس وقت کا یہ سارا منظر ٹی وی پر دیکھنے اور اخبارات میں پڑھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن یہ فتنہ اتنی آسانی سے ماننے اور دینے والا نہ تھا اپنے پیچھے مضبوط ہاتھ جو رکھتا ہے اس لئے اس جماعت کے ذمہ داروں نے ہائی کورٹ کا رخ کیا اور ہائی کورٹ نے شہریوں کے بنیادی حقوق کے تناظر میں انہیں اپنا پروگرام منعقد کرنے کی اجازت دے دی۔
ہائی کورٹ کے اس فیصلے نے باشندگان حیدرآباد کو ایک بار پھر سے بے چین کردیا آخرکار اس اجتماعی قوت نے یہ فیصلہ لیا کہ احتجاجی جلسۂ عام منعقد کیا جائے اور جلسہ کے بعد احتجاج کے دستوری حق کو استعمال کرتے ہوئے باغ عامہ (جہاں پر قادیانیوں کا جلسہ ہونا تھا) کا گھیراؤ کیا جائے تاکہ منکران ختم نبوت کسی صورت میں اپنا پروگرام نہ کرسکیں غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پروگرام کی کارروائی کو ٹی وی پر سن/ دیکھ کر اخبارات میں پڑھ کر جوق در جوق ''دارالسلام'' میں جمع ہونے لگے۔ ۱۴ر جون کو احتجاجی جلسۂ عام منعقد کیا گیا۔ جو حیدرآباد کی تاریخ کا منفرد جلسہ بن گیا مسلمانان اور باشندگان حیدرآباد نے اس جلسہ میں کچھ اس طرح اپنے جوش وجذبہ کا اظہار کیا کہ حالات یکسر بدل گئے اور اس عظیم ترین اجتماع اور ان کے جذبات کو دیکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کے اس جلسہ کو منسوخ کردیا پھر غم خوشی میں اور احتجاج اظہار مسرت میں بدل گیا۔ یہ یقیناً اہل دکن کی عظمت مصطفیٰ کی پاسداری پر منھ بولتی تصویر ہے۔

فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

''رضا اکیڈمی'' کے اقدامات

''رضا اکیڈمی'' اہلسنت و جماعت کی وہ عظیم تحریک ہے جومسلک حقہ کی اشاعت اور رد بد مذہباں میں کوشاں اور پیش پیش رہتی ہے جس کی بہت ساری شاخیں ہیں انہیں شاخوں میں ایک شاخ خواجہ دکن شہباز دکن حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ کے شہر گلبرگہ میں بھی ہے جو ایک عرصہ سے دینی، سماجی خدمات میں مصروف بعمل ہے۔

جب قادیانیوں نے حیدر آباد میں صد سالہ تقریب منانے کا اعلان کیا ٹھیک اسی موقع سے اسی فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ کے لیے ''رضا اکیڈمی'' کے بانی و جنرل سکریٹری عالیجناب الحاج محمد سعید نوری صاحب نے ممبئی میں اپنے تمام ارکان بشمول جملہ شاخ کو مدعو کیا اور ایک نشست میں یہ فیصلہ کیا کہ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے اور اس کی اسلام دشمنی سے لوگوں کو آگاہ کرانے کے لیے پورے سال اہلسنت و جماعت کے علماء کی تصنیفات کی اشاعت عمل میں لائی جائے مختلف اخبارات و رسائل میں اشتہارات دیئے جائیں اس کے علاوہ اور دیگر اہم فیصلے لیے گئے۔

''رضا اکیڈمی'' شاخ گلبرگہ نے شہر اور نواح شہر میں پھیلتی قادیانیت کو دیکھتے ہوئے اور خصوصاً حیدر آباد کی قربت کا خیال رکھتے ہوئے مفتی ہالینڈ مفتی عبدالواجد صاحب ہالینڈ کی تالیف ''قادیانی دھرم'' کی اشاعت کی اور شہر و اطراف میں اس کتاب کو پہونچا کر بہت حد تک حالات کو بدلنے میں کلیدی رول ادا کیا۔ ''رضا اکیڈمی'' شاخ گلبرگہ کے اراکین خصوصاً قوم وملت کے لئے درد مند دل رکھنے والوں

میں ایک معتبر نام الحاج محمد جعفر بھائی (ایوب اینڈ سنس) کا ہے جنھوں نے اپنی کوششوں میں مزید تیزی لائی اور دہلی فون لگا کر حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب قبلہ سے رابطہ قائم کیا تاکہ موصوف سے اہلسنت و جماعت کے علماء کی رد قادیانیت پر لکھی ہوئی تصنیفات کی جان کاری ملے۔ حضرت موصوف نے جہاں کئی کتابوں کے نام بتائے (جنہیں رضا اکیڈمی کی شاخ گلبرگہ نے اپنی آئندہ کی اشاعتی فہرست میں شامل کرلیا ہے) وہیں آپ نے اپنی تصنیف ''امام احمد رضا اور جدید افکار و نظریات'' کے اندر رد قادیانیت پر موجود مختصر مواد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حصہ کی الگ سے اشاعت کر سکتے ہیں۔

''رضا اکیڈمی'' شاخ گلبرگہ اس کتاب کی اشاعت پر خوشی محسوس کرتی اور امید کرتی ہے کہ قارئین اسے پسند کریں گے اور تحریک رد قادیانیت میں ''رضا اکیڈمی'' کا تعاون کریں گے۔

محمد کاشف شاؔد مصباحی

دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

احمد رضا کالونی رنگ روڈ گلبرگہ شریف

۱۲ر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

۱۶ر جولائی ۲۰۰۸ء

قادیانیت ومرزائیت

قادیان (پنجاب) میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام تھا مرزا غلام احمد۔ چوں کہ ازلی شقاوت وبدبختی اس کی قسمت میں لکھی تھی اس لئے ۱۸۹۱ء میں اس نے حیات عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے خود ہی مسیح ہونے کا دعوی کیا۔ اور ۱۹۰۰ء میں ختم نبوت کے عقیدے کو لغو وباطل کہہ کر خود جھوٹا نبی بن بیٹھا۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے۔

''یہ کس قدر لغو وباطل عقیدہ ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ بعد حضور صلی علیہ وسلم کے وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔[۴۶]

اس کے جانشیں وخلف اکبر مرزا البشیر الدین محمود نے اس کی نبوت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''ہم حضرت مسیح موعود کی نبوت پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کی نبوت میں وہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں جو نبی اللہ کے لئے لغت وقرآن ومحاورۂ انبیاء گذشتہ سے لازمی معلوم ہوتی ہے.......... پھر یہ کہ آپ کا نام اللہ تعالی نے نبی رکھا۔ پس آپ قرآن کریم ولغت ومحاورۂ انبیاء گذشتہ کے مطابق نبی تھے۔''[۴۷]

یہ سب کچھ مرزا کی خلل دماغی وخبط الحواسی کا نتیجہ ہے۔ علاوہ ازیں انگریزوں کے ایماء پر محض ان کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت کچھ کیا اور حکومتِ نصاریٰ کی خدمت کے بارے میں خود ہی لکھا ہے۔

''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لھذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو۔ فارسی۔ عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ وہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ ومدینہ میں بھی بخوبی شایع کر دیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق

شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دیا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا۔[۴۸]

انگریزوں کی سرپرستی اور ان کی پشت پناہی میں یہ فتنہ بگولہ کی طرح اٹھا اور طوفان کی طرح صوبۂ پنجاب کے مختلف علاقوں میں چھا گیا اور اس نے نہ جانے کتنی مسلم آبادیوں کو اسلام و ایمان کی گراں بہا دولت سے محروم کر دیا۔

علمائے اہل سنت نے اس فتنہ کا جم کر مقابلہ کیا کئی ایک مناظرے کیے اور اس کے اثرات زائل کرنے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کی۔ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس فتنہ کے آغاز ہی میں اس کے خلاف متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

قادیانی و مرزائی عقائد کی کچھ تفصیلات حسام الحرمین میں آپ نے اس طرح تحریر فرمائی ہیں۔

''ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے اس کا نام غلامیہ رکھا ہے، غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا۔ اور واللہ اس نے سچ کہا ہے کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے۔ پھر اسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا۔ اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لئے کہ اللہ تعالی دربارۂ شیاطین فرماتا ہے۔ ''ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔''

رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سبحانہ کی طرف نسبت کرنا۔ اور اپنی کتاب براہین احمدیہ کو اللہ تعالی کی کتاب بتانا۔ یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العلمین کی طرف۔ پھر دعوائے نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔'' اور زعم کیا کہ ایک آیت اس پر یہ اتری ہے کہ ''ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا'' اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام نے دی تھی اور ان کا یہ قول جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ''میں بشارت دیتا آیا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔'' اس سے میں ہی مراد ہوں۔ اور زعم کیا کہ اللہ تعالی نے اس سے کہا کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ ''اللہ وہ ہے جس نے

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔"

پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیا و مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا۔ اور گروہ انبیا علیہم السلام سے کلمۂ خدا اور روح و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو تنقیص شان کے لئے خاص کر کے کہا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

اور اس سے جب مؤاخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کیا کرتے تھے؟ جیسے مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے ہوئے کو اچھا کرنا۔ اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا۔ پھر اس میں پھونک مارنا اور اس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا۔

تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا ہے کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا۔

اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اسے پڑی ہوئی ہے اور پیشینگوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشینگوئیاں جھوٹی ہو جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیا کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں۔ علیہ الصلوۃ والسلام۔

اور یوں ہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں میں واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔ اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اس کے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پر۔

اور جب کہ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے۔ اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں جتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں۔ اور غیر خدا سے بے علاقہ۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی سے چنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں۔ نہ ہم اصلاً ان پر رد کر سکتے

ہیں۔ اور ان پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں بالحادوہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے۔ اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔

پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اس سے نفرت کر جائیں گے۔ یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیا میں شمار کر دیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں۔

اور اس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو۔ قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات کہی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں — ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔ (آمین) [۴۹]

حضرت امام احمد رضا بریلوی نے فتنۂ انکار ختم نبوت کی زبردست تردید فرمائی اور کتاب وسنت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کا اثبات کرتے ہوئے اس موضوع کی اپنی مشہور کتاب جزاء اللہ عدوہ میں رقمطراز ہیں۔

''بحمدہ تعالیٰ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ جن میں نوے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ واصحاب اکہتر اے صحابہ وتابعین میں صرف گیارہ تابعی باقی ساٹھ صحابی ہیں۔

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ ۱۱ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط ختم نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے۔ جن میں سے آج کل کے بعض ضلال قاسمانِ کفر وضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیا نبی بالعرض۔ باقی زمانہ میں تمام انبیا کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں۔ اس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصۂ عبارت یہ ہے۔

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر

مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔ بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ اھ۔ ۵۰

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی۔ خاتمیتِ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کی وہ تاویل گڑھی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی۔ صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھی ہیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے احادیث اور اکثر تذییلات ان پر علاوہ سو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے۔ اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گذرے مثلاً امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی عرض کہ ''اللہ تعالی نے حضور کو سب انبیا کے بعد بھیجا'' انس رضی اللہ عنہ کا قول'' تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں'' عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ ''ان کے بعد کوئی نبی نہیں'' امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول کہ ''وہ سب انبیا کے بعد بھیجے گئے''

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا۔ اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانہ کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھیے کہ

میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔ ہم ہی پچھلے ہیں۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔ میں آخرالانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ رسالت ونبوت منقطع ہوگئی۔ اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ ورسل جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہم وسلم کے ارشادات سن سن کر شہادت ادا کر رہے ہیں کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔ وہ آخرالانبیاء ہیں۔

ادھر ملئکہ وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ وہ پسین پیغمبراں ہیں وہ آخر مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزّتہ سے ارشادات جاں فزا اور دل نواز آرہے ہیں کہ محمد ہی اول وآخر ہے۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی ہے۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔ الخ۔ [۵۱]

مشاہیر علمائے متقدمین کے تیس نصوص پیش کرنے کے بعد امام احمد رضا لکھتے ہیں۔

بالجملۃ ولید بلید جو حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالی عنہم کو انبیاء ورسول کہنا جائز سمجھتا ہے خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید۔ مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید۔ امیری قاسمی مشہدی مرید، رافضی غالی وہابی شدید سب صریح کافر مرتد طرید۔ علیہ لعنۃ اللہ العزیز الحمید۔ [۵۲]

آپ نے قادیانیوں کے خلاف ایک رسالہ "قهر الديان على مرتد بقاديان" بریلی سے شایع فرمایا۔ اور اپنے خلفا وتلامذہ کے ذمہ قادیانیوں کے استیصال کی خدمت سپرد کی جنہوں نے ہر محاذ پر ان کی سرکوبی کی۔ اور اس بڑھتے ہوئے طوفان کا سد باب کیا جو امت مرحومہ کے اندر زبردست اختلاف وانتشار کا باعث بن سکتا تھا۔

چنانچہ پاکستان بننے کے بعد علما ومشائخ اہل سنت اور حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

کے خلفا و تلامذہ اور معتقدین نے قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کا جو گراں قدر کارنامہ انجام دیا ہے اس کی طویل اور تفصیلی تاریخی کے چند اہم گوشے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

سرکاری مسودۂ قانون میں مسلمان کی تعریف نہیں کی گئی تھی اور چودھری سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ حکومتِ پاکستان (جو قادیانی تھا) کے ہذیانات بھی دن بدن بڑھ رہے تھے جس کے جائزہ کے لئے برکت علی اسلامیہ ہال (لاہور) میں دسمبر ۱۹۵۲ء میں ایک کنونشن بلایا گیا جس میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی نے خصوصی طور پر شرکت فرما کر حاضرین کے حوصلوں اور امنگوں میں اضافہ فرمایا۔ کنونشن نے مطالبہ کیا کہ سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے — اور مسلمان ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کرے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں یا حضور کی کسی تعلیم میں مسلمانوں کی کثرتِ رائے کی پابندی قبول نہ کریں انھیں آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہیے اور پاکستان میں اسلامی حکومت بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہر محکمہ کے کلیدی عہدوں پر وہی افراد رکھے جائیں جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کریں۔

ان مطالبات کو منوانے، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور تحریک کو منظم کرنے کے لئے ایک مجلس عمل بنائی گئی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شریک تھے اور سب نے علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری لاہوری (متوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء) خلیفۂ حضرت امام احمد رضا بریلوی کو اس مجلس عمل کا صدر چنا۔

سید مظفر شمسی کا بیان ہے:

''میں اس وقت مجلس عمل کا سیکریٹری تھا۔ ہر جلسے میں مجھے موصوف (علامہ سید محمد احمد قادری) کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ میں ان سے بہت متأثر تھا۔ انہیں ہر اسٹیج پر باعمل پایا۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم وزیر اعظم سے ہر ملاقات میں مولانا کے ہمراہ رہا۔ جس شان سے موصوف نے قوم کے مطالبات پیش کیے انہیں کا حصہ تھا۔ ہر ملاقات کے بعد خواجہ اکثر حضرت مولانا کے پیچھے نماز پڑھتے۔ ان کی شخصیت اور ان کے علم و فضل کا اقرار کرتے۔ مولانا ہر ملاقات میں ان سے ایک ہی خواہش کا اظہار کرتے کہ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے مطالبات تسلیم کریں۔ اس سلسلے میں مولانا نے پورے ملک کا دورہ کیا اور ختم نبوت کے سلسلے میں لاکھوں

مسلمانوں سے خطاب کیا۔ میں حیران تھا کہ ایک گوشہ نشین عالم کس طرح اس مسئلہ کے لئے بے قرار ہے۔ میں نے اکثر موصوف کو مسلمانوں کے لئے رورو کر دعائیں مانگتے دیکھا ہے۔[۵۳]

مطالبات منظور نہ ہونے پر ڈائرکٹ ایکشن کا جب اعلان ہوا تو اسی شب حضرت مولانا (سید محمد احمد قادری) کی قیادت میں ان کے رفقاء کو گرفتار کرلیا گیا جس کے بعد یہ تحریک ملک گیر پیمانے پر زور پکڑ گئی اور آپ کو ایک روز اچانک یہ اطلاع ملی کہ آپ کے بیٹے مولانا خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں لاہور کو مارشل لا حکومت نے پھانسی کی سزا دے دی ہے۔ اپنے اکلوتے فرزند کے بارے میں یہ روح فرسا خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور عرض کی ''الٰہی! میرے بچے کی قربانی منظور فرما۔''[۵۴]

ڈیڑھ ماہ تک کراچی سنٹرل جیل میں رکھنے کے بعد آپ کو سکھر سنٹرل جیل میں نظر بند کردیا گیا جس میں آپ کے علاوہ مولانا عبدالحامد بدایونی (سابق صدر جمعیۃ علمائے پاکستان) صاحب زادہ فیض الحسن (سابق صدر جمعیۃ العلمائے پاکستان) سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور سید مظفر علی شمسی بند تھے۔ واضح رہے جمعیۃ علمائے پاکستان اہل سنت کی ملک گیر سیاسی تنظیم ہے۔

مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی (جنرل سکریٹری جمعیۃ العلماء پاکستان) نے بھی اس تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں زبردست حصہ لیا۔ اور ۲۴۔۲۵ر فروری کو علمائے کرام گرفتاری کے بعد اسے منظم رکھنے کے لئے ۱۳ر مارچ ۱۹۵۳ء کو مسجد وزیر خاں لاہور میں تحریک کے مرکزی نظام کا دفتر قائم کیا او رحضرت مفتی محمد حسین نعیمی (شاگرد مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی متوفی ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء خلیفۂ امام احمد رضا بریلوی) کے تعاون سے چار ہزار کا پیاں تحریک کے اغراض ومقاصد کے لئے شہر اور مضافات میں تقسیم کیں۔

۱۶ر مارچ کو آپ بھی گرفتار ہوئے۔ ۲۳ر مارچ سے ۱۶ر اپریل تک آپ کو ایک لمحہ بھی نہ سونے دیا گیا اور قتل کے ایک فرضی مقدمہ میں ۷ر مئی کو آپ کے لئے سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ عدالت کے ایک رکن نے دوران گفتگو ایک بار پوچھا۔ کیا آپ کو موت کا کوئی خوف نہیں؟ آپ نے اسے جواب دیا۔ ''سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایسی ہزاروں زندگیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔''

خود فرماتے ہیں۔ ''۱۴ر مئی کو عصر کی نماز سے فارغ ہوا ہی تھا کہ اطلاع ملی ''سزائے موت

۱۴ رسال قید میں بدل گئی ہے۔''
۱۰رمئی کی صبح کو آپ پھر جیل منتقل کردئے گئے جہاں مولانا خلیل احمد قادری۔ مولانا نصراللہ خاں عزیز۔ سید علی نقی اور مولانا ابوالاعلی مودودی اکٹھے ہو گئے تھے۔ پھر سزا میں تخفیف ہوئی اور ۲۹راپریل ۵۵ءکو آپ ضمانت پر رہا کردیئے گئے۔ ۵۵

۲۲رمئی ۷۴ء کو کچھ مسلم طلبہ قادیانیوں کے مرکز'' ربوہ'' (پنجاب) سے گذرے اور انہوں نے وہاں ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگادیا۔ قادیانی بپھرا ٹھے اور ایک سازش کے تحت ٹرین روک کر ۲۸رمئی کو جب کہ وہ طلبہ واپس آرہے تھے۔ انھیں خوب زدوکوب کیا۔ بس پھر کیا تھا پورے ملک میں ایک آگ سی لگ گئی۔ اور مسلم نوجوان طلبہ میدان میں آگئے۔ ماردھاڑ اور گرفتاری کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پولیس اور سیکورٹی فورس حرکت میں آگئی۔ اور مجبوراًاس وقت کے وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوگا۔ جس کا فیصلہ ہرایک کے لئے قابل قبول ہوگا۔

اس تحریک کو بامقصد بنانے کے لئے'' مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کی تشکیل ہوئی۔ جس کے جزل سکریڑی حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی لاہوری (خلف الرشید حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد قادری متوفی ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء خلیفۂ حضرت امام احمد رضا بریلوی) منتخب ہوئے۔ مرکزی مجلس عمل میں اہل سنت وجماعت کے علاوہ دیوبندی۔ اہل حدیث اور شیعہ بھی شریک تھے۔ سیاسی جماعتوں میں جمعیۃ علمائے پاکستان۔ جمعیۃ علمائے اسلام (مفتی محمود گروپ) جماعت اسلامی۔ مسلم لیگ۔ خاکسار۔ نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ نے متحد ہوکر اس کا ساتھ دیا۔ جب کہ مذہبی دیوبندی علماء میں مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی احتشام الحق تھانوی اس سے الگ رہے۔

مرکزی مجلس عمل نے مطالبہ کیا کہ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۲) قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ (۳) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

۳رجون ۱۹۷۴ءکو یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں آیا۔ جس میں عبدالحفیظ پیرزادہ نے ایک قرارداد پیش کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر جو یقین نہیں رکھتا اور ان کے بعد کسی دوسرے کو نبی یا مصلح تصور کرتا ہے اس کی حیثیت کا تعین کیا جائے۔ دوسری قرارداد صدر

جمعیۃ علمائے پاکستان وممبر قومی اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی (متوفی شوال ۱۴۲۴ھ/ دسمبر ۲۰۰۳ء) فرزند مبلغ اسلام شاہ عبد العلیم میرٹھی (متوفی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء۔ خلیفۂ حضرت امام احمد رضا بریلوی) نے پیش کی جس پر حزب اختلاف کے بائیس ممبروں کے دستخط تھے جن کی تعداد بعد میں ۳۷ ہوگئی۔

اسمبلی کی اس کارروائی کے بعد ایک خصوصی کمیٹی بنی جس کے ممبران میں مولانا شاہ احمد نورانی، مفتی محمود اور پروفیسر غفور احمد وغیرہم تھے۔ حکومت کی طرف سے کوثر نیازی اور عبد الحفیظ پیرزادہ نمائندہ تھے۔

کارروائی کے دوران مرزا ناصر الدین احمد سربراہ قادیانی ربوہ گروپ وصدر الدین سربراہ لاہوری گروپ کی درخواست آئی کہ انھیں بھی صفائی کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ اجازت ملنے کے بعد انہوں نے اپنا محضر نامہ پڑھا۔ کمیٹی کے ممبران نے اس کے بعد سوال نامہ مرتب کیا۔ جو ۷۵ سوالات پر مشتمل تھا اور جسے صرف علامہ عبد المصطفی ازھری (خلف اکبر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء خلیفۂ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما) وحضرت مولانا سید محمد علی رضوی اور حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب نے مرتب کیا تھا۔

علمائے اہلسنت کی قیادت اور مختلف جماعتوں کے تعاون سے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے ۴/بجے دن میں قادیانیوں (ربوہ ولاہوری گروپ) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ۷/بجے شب میں سینٹ نے اس کی توثیق کردی۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کی دعوت پر ۱۳/ جولائی ۷۴ء کو راولپنڈی میں ایک عظیم الشان مشائخ کانفرنس خاص اسی موضوع پر بلائی گئی تھی جس میں پاکستان کے طول وعرض سے کئی سو اکابر علما ومشائخ شریک ہوئے تھے۔ اور متفقہ طور پر اس میں یہ قرارداد پاس ہوئی تھی۔

”کل پاکستان مشائخ کانفرنس کا یہ اجلاس عوام وخواص اور ارباب حکومت پر واضح کردینا اپنا دینی وملی فریضہ سمجھتا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے“۔

۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کے ۳۵ علمائے کرام نے اور ستر کی دہائی میں رابطۂ عالم اسلامی کے اجلاس منعقدہ مکہ مکرمہ میں عالم اسلام کی ۱۴۴ دینی تنظیموں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اس لئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ الخ ۵۶

ختم نبوت نمبر ماہنامہ ضیائے حرم لاہور (دسمبر ۱۹۷۴ء) کے حوالہ سے اخبارات کے چند اہم تراشے ملاحظہ فرمائیں جن سے صحیح طور پر اندازہ ہو سکے گا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے میں علمائے اہلسنت کی کتنی زبردست خدمات اور اہل سنت کی قربانیاں شامل ہیں اور ان کی ملک گیر تنظیم جمعیۃ علماء پاکستان کا کیا کردار رہا ہے۔

''تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دی جائے گی۔ تاخیری حربوں سے مسلمانوں کے جذبات سرد نہیں پڑ سکتے۔ قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے حکومت کو ۳۰ رجون (۱۹۷۴ء) تک مہلت دی جائے گی۔ ملک بھر میں قادیانیوں کا سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ مسجد وزیر خاں لاہور میں جلسۂ عام سے مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی کا خطاب۔ [۵۷]

''وزیر اعظم بھٹو قادیانیوں کو فی الفور غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں۔ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کا لین دین حرام ہے۔ صاحب زادہ محمود (ضلع گجرات صوبہ پنجاب میں جمعیۃ علماء پاکستان کے نائب صدر) کی گرفتاری اور ان پر تشدد کے بارے میں حکومت نے اپنا رویہ نہ بدلا تو ہم گجرات کو تحریک کا مرکز بنا دیں گے۔ مولانا غلام علی اکاڑوی صدر و مفتی مختار احمد گجراتی نائب صدر پنجاب جمعیۃ علماء پاکستان کی گجرات کے جلسہ میں تقریر۔ [۵۸]

''جماعت احمدیہ قائد آباد کے صدر ڈاکٹر مبارک علی شاہ اور سکریٹری احمد علی شاہ نے بغدادی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء پاسکتان کے رہنما صاحبزادہ عبدالحق بندیالوی کے دست حق پر اسلام قبول کیا اور احمدیت سے بیزاری اور قطع تعلق کا اعلان کیا۔ [۵۹]

''مجلس عمل حافظ آباد کے تحت جلسہ عام میں جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا عبدالستار نیازی نے خطاب کرتے ہوئے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور عوام سے اپیل کی کہ مرزا کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اسی جلسہ میں جمعیۃ کے رہنماؤں کے سامنے پیپلز پارٹی کے رکن اسمبلی میاں شہادت خاں بھٹی نے حلف اٹھایا کہ وہ قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے والی قرارداد کی بھرپور حمایت کریں گے۔ مرزا ناصر احمد کو ملک بدر کیا جائے۔ ربوہ کی خصوصی حیثیت ختم کی جائے۔ ظفر اللہ خاں کے پاکستان آنے پر پابندی لگائی جائے۔ محمد اقبال سکریٹری ضلعی جمعیت میانوالی کا مطالبہ۔ [۶۰]

''قادیانی مسئلہ کے بارے میں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔اس کمیٹی کی قرار داد مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدر جمعیۃ علماے پاکستان نے پیش کی تھی۔نورانی میاں نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی کاروائی میں بھر پور حصہ لینے کے لئے بلوچستان کا دورہ ملتوی کردیا۔[۶۱]

''قادیانی کا مسئلہ حل ہونے میں تاخیر ہوئی تو اپوزیشن اسمبلی کا بائیکاٹ کرے گی۔ بائیکاٹ اس بات کی دلیل ہوگا کہ اسمبلی میں کچھ نہیں ہورہا ہے۔قصور ضلع لاہور میں مولانا شاہ احمد نورانی کا خطاب۔[۶۲]

''حکومت کی موجودہ پالیسی نے عوام کوشکوک وشبہات میں مبتلا کردیا ہے،اسلام کے نام لیواؤں کو جیلوں میں ٹھونسا جارہا ہے۔حکومت مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے۔عوام قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔گرفتار علما اور طلبہ کو رہا کیا جائے۔خان پور غلہ منڈی مسجد اور گول چوک مسجد سرگودھا میں مولانا عبدالستار نیازی کا خطاب۔[۶۳]

''قادیانیوں کا مسئلہ حل کرتے وقت عوام کے احساسات کا خیال رکھا جائے۔عوام کا مطالبہ پورا نہ ہوا تو مجلس عمل کا آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔لائل پور سنی کانفرنس سے مولانا شاہ احمد نورانی میاں کا خطاب۔[۶۴]

''۵ر ستمبر!حکومت حالات کی سنگینی کو سمجھے اور ملک کے مسائل عوام کی خواہش کے مطابق حل کرے کیوں کہ یہی جمہوریت کا قاعدہ ہے۔اہل سنت کے ممتاز عالم وقائد شاہ فرید الحق (قائد حزب اختلاف سندھ اسمبلی) کا بیان۔ختم نبوت تحریک سے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔علامہ سید محمود احمد رضوی کی جامع مسجد الصادق لاہور میں تقریر۔[۶۵]

''۸ر ستمبر! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر جمعیت علماے پاکستان کے رہنماؤں حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی،ظہور الحسن بھوپالی۔حاجی زاہد علی۔مولانا محمد حسن حقانی (ارکان سندھ اسمبلی) نے مسرت کا اظہار کیا۔[۶۶]

''کسی قادیانی کو حج بیت اللہ کے لئے نہ جانے دیا جائے۔کراچی میں شاہ احمد نورانی میاں کی پریس کانفرنس۔[۶۷]

''۲۰ر ستمبر!تحریک ختم نبوت کے اسیروں کی رہائی کا اعلان ہی کافی نہیں ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بھی واپس لیے جائیں۔علماء نے ثابت کردیا ہے کہ وہ ملکی سیاست میں اہم

کردار ادا کر سکتے ہیں۔تحریک کے خلاف مرزائیوں پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ کس قوم کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ کراچی میں مختلف کالجوں کے منتخب نمائندوں کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ میں شاہ احمد نورانی میاں کا خطاب۔[۶۸]

''۲۲رستمبر! قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا عالم اسلام کے جذبات کی صحیح ترجمانی ہے۔اہل مدینہ منورہ پاکستان کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں۔قادیانی مسئلہ حل ہونے کے بعد مولانا فضل الرحمٰن مدنی (فرزند حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی۔متوفی ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء خلیفہ حضرت امام احمد رضا بریلوی) کے تہنیتی تار کے جواب میں شاہ احمد نورانی میاں کا تار۔[۶۹]

''۲۷راکتوبر! ربوہ کو جلد کھلا شہر نہ بنایا گیا تو دس لاکھ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں کے شہر کی طرف مارچ شروع کردیں گے۔رجسٹریشن ایکٹ تعزیری اور انتخابی قوانین میں فوراً ترمیم کی جائے۔قادیانی تحریک کا سہرا حکومت کے سر نہیں بلکہ عوام کے سر ہے۔جنھوں نے بے بہا قربانیاں دی ہیں۔مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری کا جمعیۃ علماے پاکستان کے زیر اہتمام کراچی میں جلسہ عام سے خطاب—

ختم نبوت کا عقیدہ پاکستان کی سالمیت کا علمبردار ہے۔تحریک ختم نبوت کی کامیابی پاکستان میں سوشلزم اور کمیونزم کی شکست ہے۔جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور کے ایک استقبالیہ جلسہ میں مولانا شاہ احمد نورانی میاں، مولانا عبدالستار خاں نیازی، سید محمود شاہ گجراتی۔اور علامہ سید محمود احمد رضوی کا خطاب۔[۷۰]

قومی اسمبلی پاکستان کے اندر جاری مباحثوں میں حکومت کی اجازت سے قادیانی سربر مرزا ناصر یا مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں تحذیر الناس مؤلفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کا ذکر کرتے ہوئے اس کی عبارتیں پیش کیں اور ان سے استدلال کرنا چاہا کہ مولانا نانوتوی بھی خاتم النبیین ﷺ کے عہد میں یا آپ کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کو منافی ختم نبوت نہیں سمجھتے تو پھر ہمیں ہی کافر کیوں قرار دیا جا رہا ہے؟

اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی وعلامہ عبدالمصطفیٰ ازھری نے فرمایا کہ خاتم النبیین ﷺ کے عہد وحیاتِ ظاہری میں یا آپ کے بعد کسی طرح کے دوسرے نبی کے امکان یا وقوع کے قائل کو علماو مشائخ اھل سنت کافر قرار دیتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے قادیانی دجال و کذاب اور فتنۂ انکار ختم نبوت کے رد و ابطال و استیصال کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں:

جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة۔ (۱۳۱۷ھ)۔

الجزا رالدیانی علیٰ المرتدِ القادیانی۔ (۱۳٤۰ھ) السوء و

العقاب علی المسیحِ الکذاب۔ (۱۳۲۰ھ)

المبین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ)

قادیانیوں کے خلاف بریلی سے آپ نے ایک رسالہ شایع کیا جس کا نام: قهر الدیان علیٰ مرتدِ بقادیان۔ (۱۳۲۳ھ) ہے اور آپ کے خلف اکبر حضرت مولانا حامد رضا قادری بریلوی (وصال ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) نے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۶ء میں الصارمُ الربانی علیٰ اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ) کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس میں آپ نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرتے ہوئے مرزائے قادیان کو کذاب و دجال قرار دیا۔

☆☆☆☆☆

نتیجۂ فکر : استاذ الشعراء محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری پوکھریری
صدر مفتی دار الافتاء والقضا وصدر المدرسین وشیخ الحدیث دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

گرے کیوں کر نہ قہر آسمانی قادیانی پر

ہوئی شیطان کی جب پاسبانی قادیانی پر
تو پھر انگریز نے کی مہربانی قادیانی پر

بڑھی فتنہ گری مرزا غلام احمد کی جب ایسی
گر کیوں کر نہ قہر آسمانی قادیانی پر

نبوت کا کیا دعویٰ مسیح وقت بن بیٹھا
خدا کی لعنتیں ہو جاویدانی قادیانی پر

یہ مکار زمانہ وقت کا دجال تھا ظالم
کھلی رہتی تھی نمرودی کہانی قادیانی پر

یہودی کا تھا یہ بہروپیہ انگریز کا پٹھو
وہابی نے مدد کی مالی جانی قادیانی پر

مدینہ اس کا تھا لاہور کعبہ قادیان اپنا
لعین ابلیس کی تھی حکمرانی قادیانی پر

بنایا اہل شیطاں اپنا مذہب دین کا دشمن
شرارت چھا گئی تھی خاندانی قادیانی پر

امام احمد رضا نے جب دیا تھا کفر کا فتویٰ
فقیہوں نے بھی کی تائید ثانی قادیانی پر

یہ مرزا غیر مسلم خارج از اسلام ہے کافر
ہے کافر وہ بھی جو کی مدح خوانی قادیانی پر

عرب تا ہند و پاکستان کے فقہائے ملت نے
دیا ہے کفر کا فتویٰ نیرانی قادیانی پر

نہ آنا اے مسلمانوں کبھی بھی دام میں اسکے
مسلمانی ہے بس جاری زبانی قادیانی پر

نبی پاک پر دور نبوت ختم ہے روشن
ہدایت کیا کھلے بد دین فانی قادیانی پر